

لاہور۔ ارماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ و العزیز کے متعلق سارے سات کو
شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت بفضائل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ
سیدہ ام طاہرہ احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور ناسازگار تھا حال اپریشین کا معاملہ کرنل مہینے کے زیرِ غور
ہے۔ اجاب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

سیدہ ام متین صاحبہ ابھی تک ہسپتال میں ہی کچھ اور جہ بنجار ہے۔ اور ساتھ
گھبراہٹ بھی ہے۔ احباب دعاؤں و غلٹے صحت کریں۔

قادیان ۱۰ مارچ حضرت امام المومنین مدظلہ العالی کو کھانسی اور نزلہ کے علاوہ شدید سر درد بھی
ہے راجب حضرت مجدد کے صحت کیلئے ورد دل سے دعا کریں ۔
خاندان حقہ فلسفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے ۔ الحمد للہ

روزنامه

ج ۳۲ | ۱۴ راج | ۱۳ : ۴۳ | ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۳ هـ | ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء نمبر ۱۰

روزنامه افضل قلوبیان ————— ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ هـ

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب فیلل احمد صاحب ناصر بی۔ ۱۰ سے محمد مجلس خدام الاحمدیہ نے جو تقریر کی اس کی دو سہری قسط درج ذیل کی جاتی ہے :-

احمد علی اور جماعت

حضرات کرامۃ اللہ علیہم السلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے
برپا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاک و شرف
میں اس جماعت کی بعثت مقدر کی گئی تھی۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت گویا
ایک جماعت کے قیام کے بارے میں متحد
احادیث میں ملتی ہیں۔ یہ وہی جماعت ہے
جو آخری زمانہ میں اس پُر از فساد و عییاں
زمانہ میں اُٹھے کہ ایک تنظیم کے ماتحت خدا
کے دُور کو دنیا میں پھیلانے والی۔ اور
ایمان کو قائم کرنے والی تھی۔ اسی لئے حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہذیفہ
کے ذریعہ سے اس وقت کے مسلم کو یہ
صحبت کی۔ کہ تَلَوْنُمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَأَمَامَهُمْ رَافِقٌ (متفق علیہ) یعنی تمہیں
جماعت المسلمین اور ان کے امام کے ساتھ
نہم رہنا ہوگا۔

جماعت و امام لازم طرز و رسم ہیں
جماعت کے ذکر کے ساتھ امام کا خاص طور
و ذکر فی الحقیقت اس اصل کو پیش کر رہا ہے۔
جماعت بغیر امام کے ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ
نسا الامام جنتہ یقاتل من وراءہ
ام تو ایک ڈھال ہوتا ہے جس کی پناہ میں

ہی لڑائی صحیح طور پر لڑی جاسکتی ہے۔ اس
 موعود جماعت المسلمین کے لئے بہت بڑا
 نسب الین، نہایت ہی وسیع مقصد نہایت ہی
 رفیع الشان کام مقرر کیا گیا تھا۔ اُس نے
 شیطانی قوتوں کا مقابلہ کر کے ایک آخری لڑائی
 لڑ کر اسلام کے غلبہ اور شوکت کو دنیا میں قائم
 کرنا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی صداقت کو دوبالا کرنا تھا۔ یہ جہاد عظیم بغیر
 امام کے ممکن نہ تھا۔ پس جہاں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایک جماعت کے قیام کی خبر دی
 اور اس میں شامل رہنے کی نصیحت فرمائی۔ وہاں
 یہ بھی فرمایا کہ جماعت اور امام کا وجود حقیقت
 لازم ملزوم ہے۔ رابطہ قلت خلیفہ کے وجود
 کے بغیر کس طرح ممکن ہے؟ جماعت تو ایک
 وحدت مرکزی کی مقتضی ہے۔ جو امام یا
 خلیفہ کے وجود کو ہی محور بنا سکتی ہے۔ اسی
 لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت
 کے ساتھ ”امام“ کا بھی ذکر فرمایا یہی نہیں
 بلکہ ایک دوسری حدیث میں اس کی اہمیت یوں

من اتاكم وامرکم جميع علی وجه واحد
یرید ان یثیق عصاکم او یفرق جماعتکم
فاقتلوه رسل جلد ۲ ط ۱
فما یا اگر تم ایک رجل واحد ایک امام

کے ہاتھ پر جمع ہو سوا اور اس حال میں تمہارے پاس کوئی فتنہ انگیز شخص آکر تمہاری قوت کو توڑنا یا تمہاری جماعت کو بکھیرنا چاہے تو تم اس کو قتل کر دو یا اس سے قطع

دوستو! خلافت کی اہمیت ان احادیث سے کتنی واضح اور عیاں ہو جاتی ہے۔ اگر احمدیت ایک جماعت ہے۔ اگر اُسے دنیا میں نہایت ہی مشکل اور کمشن کام کرنا ہے۔ ایسا کام جس کی راہ میں نہایت ہی خطرناک مشکلات و پریشانی ہیں۔ جن کے لئے اُسے بہت بڑی لڑائی لڑنی ہے۔ تو اس جماعت کے لئے وحدت ضروری ہے۔ اور اس وحدت کے لئے امام کا وجود جزو لا ینفک ہے۔ ورنہ خلیفہ کے وجود کے بغیر تو ایسی نام نہاد جماعت ہوگی۔ جس کے اندر ویسے ہی لوگ ہوں گے جیسے کہ اس جماعت کے باہر جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔۔۔
”جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں وہ اہل وہ سب پر آئندہ طبع اور پر آئندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو“ (مینیہ ص ۱۷)
وحدت جماعت اور مولوی محمد علی صاحب اور اتنا اہم ہے۔ کہ آخر مولوی محمد علی صاحب کو بھی تیس سال کے اختلاف کے بعد مجبوراً اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑا کہ۔۔۔
”جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک

تمام اطاعت کی سطح پر نہ آجائیں۔ ترقی
محال ہے..... یہی اصول تھا۔ جس نے
حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں
پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا۔

آیت استخلاف

حضرات! جماعت کے لئے اور پھر وہ
و مرکزیت جماعت کے لئے خلیفہ کے وجود کی
اہمیت و ضرورت ایک نہایت وسیع مضمون ہے۔
واقعہ یہ ہے کہ روحانی جماعتوں کا خلیفہ
نہایت اہم فرائض کی ادائیگی کے لئے
آتا ہے۔ ان فرائض کی طرف آیت اختلاف
نہایت وضاحت سے اشارہ کرتی ہے۔
دین متین کی تمکین، خوف و زلازل کو امن سے
تبدیل کرنا۔ اور توحید کا قیام معمولی کام نہیں
یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو اوقات
کے لئے بہترین نمونہ ہو۔ اور جو حقیقت
خدا تعالیٰ کا ہی انتخاب ہو۔ کیونکہ ایسا
انسان ہی افراد جماعت کے لئے محبت
کا مہبط اور قلوب کی طمانیت کا مرکز ہوگا۔
مومنوں کے قلوب اسی نقطہ مرکزی پر
آکر متصل ہوں گے۔ اور ایک آواز پر
حرکت کر سکیں گے۔ اسی امر کو حدیث نبویؐ
یوں بیان کیا گیا ہے کہ:۔۔۔ خیار
اقتنکم النہدین تجبونہم و یحبونکم
و یصلون علیکم و تصلون علیہم۔
میں جلد ۱۲۲ تمہارے ائمہ میں سے بہترین وہ
ہیں۔ جن سے تم محبت کرتے ہو۔ پس وہ تم سے محبت
کرتے ہیں۔ وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔
اور تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو۔

خلفاء۔ الفت و سکینت کا ذریعہ
 اخوت و محبت کا یہ رشتہ جب قائم
 ہو جاتا ہے۔ تو جماعت ایک سلک میں منسلک
 ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت جماعت میں
 حقیقی وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسے
 ہی موقع پر جماعت کی مساعی اور کوششوں
 کے ساتھ خدا کی نصرت و تائید اس طرح
 شامل ہو جاتی ہے۔ کہ مشکلات کی بڑی
 بڑی چٹانیں حیرت انگیز طور پر پاش پاش
 ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ
 کیا ہی پاکیزہ الفاظ میں اپنے خطبے
 میں اس امر کو یوں بیان فرماتے ہیں۔ و
 قد استخلفت اللہ علیکم خلیفۃ
 لیجمع بہ القسۃ و یقیم بہ
 کل منکم دواء و جری جلد ام
 کہ اللہ تلے نے تم میں خلیفہ بنایا ہے۔
 تاکہ تمہاری محبت کو ایک مرکز پر جمع کرے
 اور تمہارے حکم کو قائم کرے۔ یہی وہ
 محبت الفت کی لہر تھی جس سے قیامت
 ہو کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 حضرت ابو بکر کو فرمایا۔ کہ فی اللہ ان
 اجنبالک لا یكون للاسلام نظام
 و تاریخ کمال ابن ابی شریک رحمہ اللہ
 یعنی خدا کی قسم اگر اسے ابو بکر تم
 سے محدود کر کے جانتے تو اسلام کے
 کوئی نظام نہ رہتا۔ یہ ایک حقیقت ہے
 کہ خلیفہ کے وجود کے بغیر ایک روحانی
 جماعت کا نظام وہ بھی کس طرح
 ہے۔ خلیفہ ہی وہ اعلیٰ روحانی اتھارہ ہوتا
 ہے جسے خدا تعالیٰ نے افراد جماعت کی
 سکینت کا ذریعہ بنانا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ
 عنہ۔ ماکنا بنعد ان السکینۃ تنطلق
 علی لسان عس و مشکوٰۃ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کی زبان جس سکینت کی پیامبر تھی۔ وہ
 سکینت تمام خلفاء روحانی کے ذریعہ
 حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سکینت ہی جماعت
 کے رشتہ و وحدت کو مستحکم اور مجتمع رکھتی
 ہے۔ کیا اس بنیادی مسئلہ کے پیش نظر
 خلافت کی اہمیت واضح نہیں ہوتی؟
 فقہانہ پیغمبریت

حضرات! آئیے اب ہم جماعت احمدیہ
 کے اندرونی حالات پر بھی نگاہ کریں ماحدیہ
 جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

سے ایک تنظیم میں جمع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح
 الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک اندرونی فتن کے باوجود
 جماعت ایک ہی نظام میں منسلک رہی۔ لیکن
 ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں ایک بہت
 بڑا فتنہ اٹھا۔ یہ فتنہ معمول نہ تھا۔ کیونکہ
 یہ نہ صرف انتظام جماعت میں بلکہ عقائد میں
 بھی ایک بعید راہ چاہتا تھا۔ یہ فتنہ
 پیغمبریت کا فتنہ ہے۔ پیغمبریت کیلئے
 خلافت کا انکار۔ واجب الاطاعت مطاع
 کا انکار لیکن ان سب سے بڑھ کر حضرت
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب
 الاطاعت حیثیت سے انکار۔ حضرت مسیح
 موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تکہ تمام تنازعات
 کو مٹا کر صحیح اسلامی روش دکھانے کے
 لئے آئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ
 آپ کی شان حکم عدل کو اس طرح تسلیم کیا
 جاتا۔ کہ آپ کا فیصلہ آپ کا ارشاد آپ کا
 عقیدہ ہر امر ہر بات اور ہر مسئلہ میں مطلق
 ہوتا۔ لیکن اگر حضور کو اس رنگ میں حکم عدل
 تسلیم نہ کیا جائے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں
 کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
 بعثت بالکل بے فائدہ اور بے معنی ہے۔
 کیونکہ پھر تو جماعت کا امن و امان بالکل
 اٹھ جاتا۔ وہی جھگڑے۔ وہی جگ جگال
 وہی اختلافات۔ وہی تنازعات سلسلہ احمدیہ
 میں جاری رہتے۔ جو آپ سے پہلے جاری
 تھے۔ گو یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد
 کا مقصد بالکل فوت ہو جاتا۔ حضور خود فرماتے
 ہیں۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے
 وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال
 میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ
 کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص
 مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم
 سخت اور خود پسندی اور خود افتخاری پائے
 پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ
 وہ میری باوقی کو جو مجھے خدا سے ملی ہوئی
 عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس
 کی عزت نہیں؟ (اربعین ص ۱۲۷)
 کتنی وضاحت سے حضور نے اپنی شان بیان
 فرمادی ہے۔ اور اس حیثیت کو تسلیم نہ کرنے
 والوں کے متعلق بھی کتنی صراحت کے حضور
 نے فرمائی ہے۔ حضرت مجھے یہ کہنا
 ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد

کوئی خلافت کا نظام تسلیم نہ کیا جاتا۔ بلکہ
 آپ کی بجائے کثرت پائے کو ہر معاملہ میں
 حاکم بنایا جاتا۔ تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کو اس شان حکم عدل میں بھی
 قبول نہ کر سکتے۔ اس کے لئے ضرورت تھی
 اس امر کی کہ حضور کے بعد بھی حضور کی جانشینی
 میں واجب الاطاعت۔ روحانی۔ الہی خلفاء
 کا سلسلہ جاری رہتا۔ ورنہ اس کا عدم
 اجرا پیغمبریت کے اس فتنہ کے ہی مترادف
 ٹھہرتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد
 کی غرض کو باطل کر دیتا ہے۔ اس فتنہ کے
 اتیسال کے لئے خلافت کا وجود نہایت ہی
 اہم اور ضروری ہے۔ پس جماعت کے داخلی
 حالات اس امر کے متقاضی تھے۔ کہ خدا تعالیٰ
 اس سلسلہ کے لئے خلافت کو مقدم ٹھہراتا
 اجماع جماعت احمدیہ
 جماعت کی تاریخ پر جب ہم نگاہ کرتے
 ہیں۔ تو ایک عجیب امر نظر آتا ہے۔ اور یہی
 ہے اس میں بصیرت و عرفان کا بہت سا
 سامان ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات
 کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ
 ایک بہت بڑی دلیل اجماع امت بر فوات حضرت
 مسیح علیہ السلام پیش کیا کرتی ہے۔ حضرت
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ
 کا سب سے پہلا اجماع اس بات پر ہوا
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے
 تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ مومنوں کا اجماع
 معمول چیز نہیں۔ اور اس کی وقت کو کم نہیں
 کیا جاسکتا۔ دراصل یہ اجماع بتا رہا تھا
 کہ اسلام کے مستقبل میں ایک بہت بڑے
 فتنے سے دو چار ہونا ہے۔ جو وفات
 مسیح علیہ السلام کے انکار سے پیدا ہوگا
 کیونکہ یہی وہ مسئلہ تھا جس نے عیسائیت
 کو کھارہ اور شکست کے دو حربے دیئے
 اور یہی وہ مسئلہ تھا جس نے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت۔ آپ
 کے مقام۔ اور پھر سب سے بڑھ کر توحید
 الہی پر ضرب لگانا چاہی۔ آئیے اب
 ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ پر نظر کریں۔ یہاں
 بھی ہم جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے
 اجماع کو دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے عجب
 در عجیب کاموں کو دیکھ کر انسانی عقل حیران
 رہ جاتی ہے۔ یہاں سب سے پہلے صحابہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اجماع
 اس امر پر ہوتا ہے۔ کہ حضور کے بعد
 واجب الاطاعت خلیفہ کا وجود ضروری اور
 جماعت کے لئے اہم ترین چیز ہے۔ حضرت
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر
 ایک دن بھی نہیں گزرنے پاتا۔ کہ بارہ سو
 صحابہ کی تعداد کثیر جس میں عمار و اکابر
 پیغمبریت بھی شامل ہیں جمع ہوتے ہیں۔
 اس اجماع کی کیفیت بدر ۲ جون ۱۱۰۰ھ میں
 خود خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھوں
 مشیت ایزدی نے یوں کھوائی۔
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان
 میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا
 مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ
 معتدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان
 و اقرباء حضرت مسیح موعود با جازت حضرت
 ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود
 تھے۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو
 تھی والا مشاقب حضرت حاجی الحرمین الشرفین
 جناب حکیم ذوالدین صاحب سلمہ کو آپ کا
 جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ
 کے ہاتھ پر بیعت کی۔ محمدین میں سے
 حسب ذیل اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت
 مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا
 بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ جناب ذوالاب
 محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔
 مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ
 صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خلیفہ
 امشید الدین صاحب۔ خاکرخ خواجہ کمال الدین
 حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ
 فرماں کی حیثیت
 اسی پر ہے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول
 کی حیثیت کا اظہار یوں کیا جاتا ہے۔ کہ
 حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارا اسطے
 آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا
 مولوی محمد علی صاحب کا اقرار
 حضرات! ایک واجب الاطاعت خلیفہ کی
 شان کا اظہار اس سے واضح اور کیا ہو سکتا
 ہے۔ لیکن ایک نہایت ضروری الحاکم میں آپ
 مولوی محمد علی صاحب کی زبان بھی سنئے آپ کہتے ہیں
 "خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں
 نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور

اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام خواہ وہ مسائل کے بارہ میں ہوں۔ یا کسی لوہ بارے میں انہیں سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا۔

کی اس عظیم الشان اجماع کے بعد اور اس اقرار کے بعد کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے فرمان جیسا ہی ہے۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بھی اس اظہار حقیقت کے بعد اس امر میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔ کہ خدا نے واحد نے ازل سے مقدر کیا تھا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا پہلا اجماع اسی امر پر ہو۔ جس کا قیام جماعت کی ترقی اور اس کے عقائد کی ترویج و تنفیذ کا بنیادی ستون ہے۔ پس خلافت کی اہمیت کی کس طرح انکار کیا جاسکتا ہے۔

بیرونی حالات۔ رجحانات زمانہ بھائیو! ہم نے جماعت کے اندر بیرونی حالات اور جماعت کی تاریخ کو دیکھ لیا۔ آئیے اب ہم باہر کی دنیا کی طرف بھی نظر کریں۔ گزشتہ صدی کی تاریخ میں زمانہ کے بعض خاص رجحانات سے روشناس کراتے ہیں۔ اس سے قبل بالعموم ملوکیت کی حکومت مروج تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق حکومت عیوب سے خالی نہیں۔ گزشتہ صدی میں اس کا رد عمل ہوا۔ اور جیسا کہ انسانی طبائع کا جو روحانی روشنی سے بہرہ ور نہ ہوں خاصہ ہے۔ یہ رد عمل حد اعتدال سے بہت زیادہ تجاوز کر گیا۔ ملوکیت کی استبدادیت بے شک واضح تھی۔ مگر اس کے مقابل میں جو رجحان ظاہر ہوا۔ وہ بھی کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ زمانہ کی طرف سے اس دور میں یہ نعرہ بلند ہوا۔ کہ

سلطانی جمہور کا آتاے زمانہ جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹاؤ
جمہوریت

چنانچہ ہر طرف سے جمہوریت۔ جمہوریت کا غلغلہ بلند ہوا۔ اگر اس کے صرف یہی معنی ہوتے۔ کہ عوام کی آواز بھر ہو۔ رائے عامہ کا لحاظ حکومت میں شامل ہو تو حرج کی بات نہ تھی۔ اسلام خود عوام

کی حیثیت شوریٰ کو تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اسلام ہی حقیقی جمہوریت کو قائم کرتا ہے لیکن وہ انتشار و زوہ پر آگندگی اور طبائع کی وہ بے ربطی جو اس جمہوریت کے نعرہ سے پیدا ہوئی۔ وہ نہایت ہی خطرناک تھی۔ کیونکہ ایک طرف تو اس سے افراد کی طبائع کو اس قدر منتشر کیا گیا۔ کہ بظاہر ان کے لئے کوئی نقطہ مرکوز نہ رہا۔ جس سے اتحاد و یکجہانیت عالم میں بہت بڑا رخنہ واقع ہوا۔ اور دوسری طرف اس سے انجمنوں اور پارلیمنٹوں کا وہ طریق رواج پا گیا۔ جو اس ملوکیت سے بھی بعض حالات میں مضرت تھا۔ چنانچہ یورپ نے ان مضمرات کو محسوس کیا۔ اور اسے کہنا پڑا۔ کہ

Democracy in would appear has a distinct tendency to be lazy, or at the best spasmodic in its interest
Mr Cole in A Guide to modern Politics.

مشہور مصنف مشرکول کہتے ہیں کہ جمہوریت سستی اور کاہلی کی طرف میلان رکھتی ہے یا کم از کم اپنے دلچسپی میں بے اعتدال و بے قاعدہ ضرور ہے۔

امریت چنانچہ ان مضمرات کے پوری طرح نمایاں ہونے پر جنگ عظیم کے بعد اس کے بالکل مقابل ایک اور بعید ترین راہ اس کے رد عمل میں پیدا ہوئی۔ مشرکول کہتے ہیں۔

There has been since the war much grumbling at the ineffectiveness of parliamentary government in both Great Britain and France.
Europe Today

کہ جنگ عظیم کے بعد اس بات کا بہت شور مچا۔ کہ برطانیہ عظمیٰ اور فرانس دونوں کے پارلیمنٹری طریق حکومت غیر موثر ہیں۔ چنانچہ اس جمہوری نظام کے مقابل پر امریت نے جنگ عظیم کے بعد جنم لیا جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یہ امریت جمہوریت کے مقابل پر کچھ کم خطرناک نہیں۔ کیونکہ اس کے قویہ معنی ہیں۔ کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی باگ دوڑ ایسے انسان کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ جو نہ کسی مشورہ کا پابند ہے۔ اور نہ اس کے لئے مشورہ لینے کی ضرورت ہے جو کسی قانون کی دستور کا پابند نہیں۔ جو خود ہی قانون اور خود ہی حکم اور خود ہی کانسٹیٹیوشن ہے۔ جو فوراً رو و حاکمیت کو بھی پہرہ دہ نہیں۔ کہ اس طرح ہی اس کی عقل عقل سلیم بن کر صحیح کام کر سکے۔ وہ تو ہر حیثیت سے مطلق العنان ہے جو ہر قسم کے سیاہ و سفید کا مالک ہے۔ اسلام جہاں اس انتشار طبع کے خلاف ہے۔ جو موجودہ جمہوریت کی روش سے پیدا ہوتا ہے۔ وہاں اس ڈکٹیٹر شپ کی بھی پوری مذمت کرتا ہے۔ جو کسی قانون کی پابندی اور کسی مشورہ میں ضرورت سے غاری ہے۔

پس دنیا کی یہ دو بعید ترین راہیں جو سارے صفحہ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھیں۔ ان کا مقابلہ نہایت ضروری تھا کیونکہ اس آخری زمانہ میں جس میں اسلام کا عالمگیر منہر مقدر کیا گیا ہے۔ ہر عظیم فتنہ کا کچن اور شیطانی طاقتوں کو پوری طرح غیر موثر بنانا اسلام اور احمدیت کا مقصد ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اسلام کسی ایسے نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔ جو ایک طرف جمہوریت کے موجودہ نظام کے عیوب سے پاک ہوتا۔ جو انتشار طبع پیدا نہ ہونے دیتا۔ جو انجمنوں کے طول و طویل طریق عمل میں مقید نہ ہوتا۔ اور دوسری طرف وہ جمہور کے مشورہ کو رد نہ کرتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کسی واجب الطاعت امام کی حیثیت کو بھی پیش کرتا۔ یہی نظام بہترین نظام ہو سکتا تھا۔ یہی نظام دنیا میں کامل امن

پیدا کرنے والا تھا۔ اور یہی نظام نظام خلافت تھا۔ جو احمدیت کے ذریعے قائم کیا گیا ہے۔ کیونکہ جہاں اسلام نے خلیفہ کو واجب الطاعت عالم مقرر کیا ہے۔ وہاں احمدیہ شوریٰ بندھنم اور لا اختلافۃ الا بالمشورۃ کا منہ کر مشورہ کو اور جمہور کی آواز کو اس نظام کا جزو قرار دیا ہے۔ پھر قرآن حکیم جیسی کمال اور بے نقص کتاب دے کر اس خلیفہ کو اس کانسٹیٹیوشن کا پابند مقرر کیا۔ تاکہ ڈکٹیٹر شپ کی خرابیاں بھی اس پاکیزہ نظام خلافت کو ملوث نہ کر سکیں۔ پس یہی وہ نظام ہے۔ جو تمام خرابیوں سے پاک اور خدائی تائید و نصرت کا حامل مقرر کیا گیا تھا۔ اور جو زمانے کے رجحانات کے لحاظ سے اس کا قیام نہایت ہی ضروری اور اہم تھا۔

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کے پانچویں نمبر کی ترتیب و تالیف کا کام شروع ہو چکا ہے۔ احباب سے صرف اس قدر التماس ہے۔ کہ جن بزرگوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی مکتوب گرامی ہو۔ وہ اس کی ایک مصدقہ نقل میرے پاس بھجویں۔ تاکہ وہ اس تالیف میں محفوظ ہو جائے۔ خط جس صاحب کے نام ہو اس کے تعلق چند سطروں کا تعارف ہو۔ تاریخ وغیرہ تب درج ہو۔ اگر احتیاطاً خط پر تاریخ نہ ہو۔ تو اس کی ڈاکخانہ کی مہر کی تاریخ دی جائے اس حصہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ تاہم میں چاہتا ہوں۔ کہ حتی الوسع کوئی باقی نہ رہ جائے۔ اس جلد میں وہ متفرق خطوط ہونگے۔ جو حضور نے اپنے خدام کو لکھے ہیں۔ ایسی تمام نقول آخر جنوری ۱۹۴۷ء تک آجائی چاہئیں۔ خاک را یعقوب علی عرفانی الہدین بلڈنگز سکندر آباد دکن

وصایا کی رقوم کے متعلق ایک اہم فیصلہ سال مجلس شریعت میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سیکڑی مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیج دیا کرے۔ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو کوئی نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکا ہے۔

دسمبر کے آخری ہفتہ میں آریہ پراویشک
برقی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس جولاہور میں
ہوا۔ اس میں گذشتہ ایک سال کی رپورٹ
پڑھ کر سنائی گئی جس میں بتایا گیا ہے کہ
"پچھلے ورش مہاتما ہنسراج وید پرچارنڈ
کے لئے دو لاکھ چودہ ہزار پچاس روپیہ
نقد جمع ہوا۔ جس میں باوا پر دمن سنگھ
ٹرسٹ کی طرف سے ایک لاکھ ایک روپیہ
کا گران قدر دان شامل ہے۔ اس کے علاوہ
بنگال کے اکال پیٹریٹ لوگوں کی سہایتا کے
لئے سبھانے قریباً ۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا
اس یوٹر کاریہ کے لئے بھی شری باوا گورکھ سنگھ
و ہماراج سنگھ نے باوا پر دمن سنگھ ٹرسٹ
سے دو لاکھ اے ہزار روپیہ کا اناج سبھا
کے حوالے کر کے سبھا کے کارکنوں کو اس
قابل بنایا کہ وہ فراخ دل سے بنگال کے
اکال پیٹریٹوں کے دکھوں کو نازن کر سکیں۔
مہاتما ہنسراج وید پرچارنڈ کے لئے تین
ماہ کے قلیل عرصہ میں دو لاکھ چودہ ہزار کی
رقم کا جمع ہو جانا آریہ سماج کے اندر پہلی مثال
ہے۔ آریہ پراویشک برقی ندھی سبھانے
قحط، بھونچال، سیلاب کے اندر اس سے
پہلے کئی موقعوں پر دین دھکیوں کی سیوا کی
ہے۔ لیکن پچھلے ورش بنگال ریلیف کا جو
کام آریہ پراویشک برقی ندھی سبھا کی
طرف سے ہوا ہے۔ اس نے سبھا کے پچھلے
تمام سہایتا کے کارناموں کو مات کر دیا ہے۔
شری ڈاکٹر شریام پرشاد مکرجی کی بنگال

ہندو ریلیف کمیٹی کے علاوہ استاد دھن اور کسی سو سائٹی نے خرچ نہیں کیا۔ اور ایک کام میں آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کے ریلیف کا کام ہندو ریلیف کمیٹی کے کام سے بھی بازی لے گیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ ہماری سبھانے پنجاب کی مختلف منڈیوں سے اناج کی بھری ہوئی ویگنیں دھڑا دھڑ بنگال میں بھیج دیں۔ اور اس اناج کے وقت پر بنگال کے دیہات میں پہنچ جانے سے ہزاروں بھوکوں کو بچا لیا۔ باقی سو سائٹیوں کے پاس دھن تھا۔ لیکن ان کو اناج عیا کرنے کی دقت تھی۔ پنجاب سے اناج کی ویگنیں بھیجنے کے لئے پرمٹ پرٹنویٹ سبھاؤں میں صرف آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھانے حاصل کئے۔ سبھا کے بنگال ریلیف کے کام سے آریہ پراویشک سبھاؤ آریہ سماج کا بنگال کے شہروں و دیہات میں ڈکھ بچ گیا ہے۔ سبھا کے اس کام نے بنگال کے اندر آریہ سماج کے لئے ایک بھاری فیلڈ تیار کر دیا ہے۔ اور ہمیں بنگال میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے اس فیلڈ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آریہ سماجیوں نے عام ہندوؤں سے روپے وصول کر کے بنگال کے قحط زدوں کی جو امداد کی۔ اس سے وہ اس رنگ میں فائدہ اٹھانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان معمولی امداد لوگوں کو آریہ سماج کی شہن میں لے آئیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آریوں نے بڑا شور مچایا تھا۔ کہ بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کو امداد دے کر بعض مسلمان انہیں اسلام قبول کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک ٹھیک تھی۔ لیکن جن لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ ان کی اپنی حالت یہ ہے۔

”سبھانے یہ نشیہ کیا ہے۔ کہ بنگال پرنٹ میں زور شور سے آریہ سماج کا پرچار شروع کیا

جاوے۔ آریہ پراولیشک بسھا کے بنگال
ریلیف کے کام کی وجہ سے آریہ سماج کا نام
ہر ایک تعلیم یافتہ و دیہاتی بنگالی کی زبان پر
ہے۔ اس لئے اب موقع ہے کہ ہم سارے
بنگال کے اندر آریہ سماج کا ڈنک بجا دیں۔
اور بنگال کے ہندوؤں کو بتا دیں۔ کہ آریہ
سماج نہ صرف جسمانی خوراک مہیا کرتا ہے
بلکہ وید کے آدھار پر روحانی خوراک بھی
دیتا ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آریہ
سماج کا پیغام بنگال کے گوشے گوشے میں
پہنچا دیں۔ تاکہ ویدک دھرم کا نا تمام بنگال
کے اندر رچ جاوے۔ اس کے لئے بسھانے
مفصلہ ذیل امور کا فیصلہ کیا ہے :-
(۱) بنگالی بھاشا میں ستیا رتھ پرکاش
کا صحیح سلیس ترجمہ کرایا جاوے۔ اس کے
لئے ایک دودان سو روپیہ ماسک پر
رکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ چھ ماہ کے اندر یہ
ترجمہ لکھ کر دیں گے۔
(۲) بنگال کے مختلف حصوں میں چھ
مختلف آشرم کھولے جاویں گے۔ جہاں
کہ انا تھ بچوں و ودھواؤں کی رکشا
لکشا کا کام ہوگا۔ ان آشرموں کا نام
'دیانند و دیامند' ہوگا۔ اس کا پر بندہ
آریہ سماج ریلیف کمیٹی کلکتہ کے آدھیں ہوگا۔
بسھا کی طرف سے اس سال ان آشرموں پر
۱۲ ہزار روپیہ خرچ کیا جاوے گا۔
(۳) بنگال میں آریہ سماج کا پرچار کرنے
کے لئے پندرہ بنگالی گرجا بنائے کو پرچارک
بننے کے لئے ٹرینڈ کیا جاوے گا۔
بسھا کی طرف سے وظیفہ
اس کے لئے سکیم تیار ہو رہی ہے۔
(۴) اعلیٰ ماس جب ہما تھ خوشال چند جی
دلالہ برج لال منتری ریف منسٹروں کا
ملاحظہ کرنے کے لئے بنگال گئے تھے۔ تو
انہوں نے آریہ سماج کا مہنتیہ بنگال کے
پڑھے لکھے لوگوں کے اندر مفت تقسیم کیا تھا۔
اور انگریزی پچھلے ٹریکٹ (۱) آریہ سماج
کیا ہے ؟ دیا تھ۔ مفت تقسیم
کئے گئے تھے۔ ان کے علاوہ ستیا رتھ پرکاش

انگریزی، آریہ سماج، انگریزی اور شری پر نسیل
دیوان چند جی بھی چیدہ چیدہ جگال نما انو بھاؤں
کی بھینٹ کی کٹی تھیں۔ اب سمجھانے اس
سال کے بجٹ میں مہاتما ہنسراج وید پرچار
فنڈ سے ۸ ہزار روپیہ جنگال میں وید پرچار
کے لئے لٹچت کیا ہے۔
اس وقت کس قدر آریہ پرچار کا کام
کر رہے ہیں۔ اور کہاں کہاں کر رہے ہیں۔
اس بارے میں لکھا ہے :-
” سمجھا کی طرف سے آریہ سماج کے
پرچار کا کار یہ بھارت ورش کے تمام حصوں
میں ہو رہا ہے۔ پنجاب سرحدی علاقہ
و بلوچستان کے علاوہ اس وقت ریاست
جموں و کشمیر میں ہمارے اپدیشک کام کر
رہے ہیں۔ مالا بار میں چار۔ آسام میں ایک۔
اڑیسہ میں ایک۔ سندھ میں ایک ضلع کانگڑہ
میں ۵ اپدیشک کام کر رہے ہیں۔ دیانند
دلت اودھار منڈل کے علاوہ سمجھا کی طرف
سے تین اپدیشک ضلع کانگڑہ۔ گوردھار پور
سیالکوٹ کی دلت جاتیوں میں کام کر رہے
ہیں۔ سمجھا کی طرف سے دھیموں کی سہایتا کے
لئے ریاست منڈی و دھرم سالہ کے اندر
دھرم ارتھ اوشدھالیہ بھی کھلے ہوئے ہیں۔
شکشا کا کام بھی ہو رہا ہے۔ گڑھوال
کے علاقہ پوڑی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول
سمجھا کے آدھین چل رہا ہے۔ جس میں
تین سو کے قریب و دیارتھی تعلیم حاصل کر
رہے ہیں۔ سمجھا کوکل مینجنگ کمیٹی کی مدد
سے یہ سکول چلا رہی ہے۔ اور اس کا سارا
خرچ سمجھا کے سر پر ہے۔ ہریانہ پرانت
یعنی اضلاع رہننگ۔ گوڈ گاؤں۔ ریاست
جیند میں سمجھا کے آدھین دس ہندی و
سنکرت پاٹھ شالا میں چل رہی ہیں۔
جموں ریاست کے مختلف حصوں میں چار
ہندی کی پاٹھ شالا میں کھلی ہیں۔ بہار
پرانت میں ۱۹۳۸ء سے ودھواؤں کی
سہایتا و رکشا کے لئے داتار پور و
چھپرا میں دو ہندی و آشرم کھلے ہوئے
ہیں۔ دیوتی (بندھیل کھنڈ) میں بھیلوں کی

مردم ملت کے لئے ایک آئینہ مرصع ہر طرف دکھائی دے رہا ہے۔
کتنا شری حافی اور مالی قوربانیاں پریش کر رہی ہیں۔

۱۔ فضل کے وی سالے حکم احباب سے کہ اس ہندو و صول ست وی بی لفظ کو نقصان میں نہ
لے بی ارل جاچی ہیں بے گذرش کہ میں فرمائیں جو دو و صول نہیں کرتے وہ ال پہنچاتے ہیں

بیان نموی کا انتخاب

۱۵ جنوری کو امریکہ میں ہوا ان نموی کا انتخاب ہوگا۔ جن لوگوں کا انتخاب ہوگا۔ ان کو گزشتہ میں نموی سکول میں ٹریننگ دی جائیگی۔ امیدوار کی عمر ۱۸ سے ۱۶ سال تک ہونی چاہیئے۔ تعلیم کم از کم ایٹھواں گریڈ تک ہو۔ ۵ فٹ ۸ ۱/۲ انچ سے اونچا ہو۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنے آپ کو فٹنارٹ اور عام میں پیش کریں امیدوار کے سر پرست کی تحریری رضامندی ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

محاسن انصاریہ کو ضروری ہدایات

جو محکمہ متینا امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی منظور شدہ ہدایات میں بندہ روزانہ کارگزاری کی رپورٹ پیش کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے تمام محاسن مرکزی دہرونی کا فرض ہے کہ تعلیم و تربیت کے متعلق جو کارروائی کریں اس کی رپورٹ ہر ماہ کی ۲۰ اور پانچ تاریخ کو مجھے بھیجوا کریں۔ تاکہ بواسطہ جناب صدر صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور رپورٹ بھیجوائی جاسکے تاکہ تعلیم و تربیت انصاریہ مرکز پر۔

اپنے بچوں کی معلومات بڑھانے کے لئے انہیں ایک دن لائبریری کا گھر بنائے جہاں کتابوں کا سیٹ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء میں جاری ہوا ہے۔ اس کیلئے صرف دو روپے چار آنے کی رقم درکار ہے۔ ہم ایک ہفتہ ۲۲ جنوری کی ایک بجے پندرہ بجے تک ان کے ذریعے جیسے رہیں گے۔ دفتر ایک دن لائبریری چوک میوہ حجازی لاہور

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم مولوی عطاء الرحمن صاحب مولوی فاضل کا نکاح عزیزہ نسیم فردوس بیگم ادیب عالم و فخرہ اکثر فضل دین صاحب سب سہنت مسجون مرحوم سکن محلہ قادیان دارالامان کے ساتھ جو فیضانہ دہ ہزار روپے جہیز و جہت الملبس بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مورخہ ۱۱/۱/۳۷ کو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھ کر اعلان فرمایا۔ احباب و عارفانہ میں کہ مولانا کرم اس تعلق کو جانیں کیلئے یا برکت فرمادے۔ آمین دعا کرنا فضل الہی چٹائی عقیقہ اللہ منہ ہمارے قادیان محلہ دارالبرکات کیلئے روئے روزہ عزیزم مولوی محمد عثمان صاحب محلہ دارالبرکات قادیان کا نکاح اجڑیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالحق صاحب لکھنؤ کے ساتھ بالوہن پانچ سو روپے جہیز حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ جو صدیق قادیان

فحش و فحش

کارخانہ میک ورکس قادیان میں مسٹر یوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۰/- سے لیکر ۹۰/- ہوا تک حسب تجربہ و لیاقت۔ جملہ درخواستیں بنام میک ورکس قادیان بھیجی جائیں۔

خرید و فروخت زمین

ایسے دوست جو قادیان میں سستی زمین خریدنا یا فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ "رفیق امینڈ کو" قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ دس مرلہ سے آٹھ گنل تاک کے قطعہات کے کچھ خریدار موجود ہیں۔ فروخت کرنے والے احباب کے لئے موقع ہے۔ وہ ہم سے خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ کر لیں۔ پروپرائیٹر "رفیق امینڈ کو" قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سرور کے مریض کسی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ صمدیہ احصا" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خریدیں قیمت فی تولہ چار روپے تین ماہ ۱۲ روپے کا پستہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان متعلق دورہ انسپکٹریٹ الیال

حسب ذیل انسپکٹر ان کو ان کے جدید علاقوں میں بغرض دورہ بھیجا جا رہا ہے۔

- ۱۔ قریشی امیر احمد صاحب کو برائے معائنہ جماعتہائے جالندھر۔ ہوشیار پور
- ۲۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب کو " " سیالکوٹ و جموں
- ۳۔ چوہدری فیض احمد صاحب کو " " شیخوپورہ۔ لائل پور۔ جھنگ
- ۴۔ سید محمد لطیف صاحب کو " " گوجرانوالہ۔ سرگودھا
- ۵۔ قریشی مختار احمد صاحب کو " " راولپنڈی۔ جہلم۔ کپڑ پور۔ سرحد
- ۶۔ چوہدری محمد شعیب صاحب کو " " یوپی۔ بنارس۔ اٹلیسہ
- ۷۔ مولوی ظفر اسلام صاحب کو " " لدھیانہ۔ ٹیپالہ۔ انبالہ۔ مضافات دہلی
- ۸۔ مولوی نور الحق صاحب کو " " امرتسر۔ فیروز پور۔ منٹگری
- ۹۔ مولوی محمد احمد صاحب کو " " گجرات۔ پونچھ
- ۱۰۔ مولوی علی احمد صاحب کو " " علاقہ سندھ۔ بہاولپور
- ۱۱۔ مولوی محمد سعید صاحب کو " " ملتان۔ ٹھیکہ غازی خان مظفر گڑھ
- ۱۲۔ مولوی غلام احمد صاحب کو " " ضلع گورداسپور مد قادیان

لہذا بذریعہ اعلان جانا چاہتا ہے متعلقہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ انسپکٹر ان کے ذکر کے لئے پرانے کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے ان کو ادائیگی فراغت میں امداد دیں۔ (ناظر بیت المال)

اکسیر اشتر
یہ استاد ہی المرحوم حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب و جراحان جموں و کشمیر تھے۔ جن مسند رات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اشتر الائیٹان دوا ہے۔ ہم دھوئی کے کتے ہیں کہ اس قدر عالی اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر اور کہیں نہ ملیں گی۔ قیمت شہر توکل مکمل خود کار گیاہ تو لے بارہ روپے۔ نوٹ۔ اکسیر اشتر کا ایک اہم جزو کستوری ہے جو پہلے ۳۰ روپے تولہ تھی۔ اب ۵۰ روپے تولہ ہے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

لیو کبیر
لیو کبیر مشہور معجون ہے۔ لیکن انیسویں کی بات ہے کہ فی زمانہ ننانوے فیصدی دوا خانے اس کو تیار کرتے وقت نہ تو صحیح اجزاء ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء کے اسے بناتے ہیں۔ یہی فرق ایک پرانی بیانی سے ملتا ہے۔ اس میں تمام مغزوات مصالح جات کے علاوہ زعفران، بھنگی، رومی، درق، سونا، درق چاندی، غنیمت، مشک، مرادید، کبریا، مرجان، عقیقہ، فی، یا قوت ربانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون شانہ کو طاقت دیتی ہے وافع نیان ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے اور نشاط آور ہے۔ بلکہ کو فرہنگ کرتی اور اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت آٹھ روپے فی چٹا ٹمک طبیہ عجائب گھر قادیان

حکیم نظام جان
جو مسند رات معالج کی مرض میں مبتلا ہوں یا بچے کے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حکیم نظام جان شہر قادیان میں ایک شہرہ آفاق طبیب و جراحان جموں و کشمیر تھے۔ ان کا تجویز فرمودہ ذرا کیا ہے۔ حب اٹھ۔ سرنگے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اشتر کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اشتر کے مریض کو اس دوا کے استعمال میں دیکر ناگنہ ہے۔ قیمت ۱۔ فی تولہ ۱۰ روپے مکمل خود کار گیاہ تو لے بارہ روپے۔ حکیم نظام جان شاہرہ حضرت لانا نور الدین بن علی فریق اول دواخانہ معین الصحت قادیان

نہایت المناک حادثہ

نہایت ہی پوچھنا کہ اندھ اندھوں کے ساتھ
 لکھا جاتا ہے کہ عبد السلام صاحب ہٹ
 بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پسر کرم جناب منشی
 محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی کے متعلق
 نیردنی سے بذریعہ تار ملک احمد حسین صاحب
 نے یہ اندھ ہناک اطلاع دی ہے کہ یکم
 جنوری کی رات کو چند افریقین ڈاکوؤں
 نے ان کے مکان پر ڈاکہ ڈالا جن کا مقابلہ
 کرتے ہوئے موصوف جان بحق ہو گئے
 اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اس المناک حادثہ میں مرعومہ کے
 خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے
 ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرعومہ کو
 اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور
 پسندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوائی جہازوں نے بڑا ہی بندرگاہ پر سخت
 بمباری کی۔ یہ بندرگاہ اٹلی کے شمال مشرقی
 کنارے پر ہے۔ بعض اور ہوائی جہازوں
 نے آنکونانی بندرگاہ پر بھی حملے کئے۔ اس طرح
 ایکویٹا کے علاقہ میں بمباری کی گئی۔ ایک
 دشمن کا ہوائی جہاز گر گیا۔ ہمارا بھی
 ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آ سکا۔
 ماسکو ۹ جنوری۔ نیپیر کے موٹر پر روسی
 فوجوں نے جرمنوں پر بہت دباؤ ڈال دیا ہے۔
 اب ۵ لاکھ جرمن فوج کھیلے صرف دو ہی دستے ہیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

باتیں ہم مان لیں۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے
 امید ہے کہ وہ وقت ضرور آئیگا۔ جب
 ہم اپنے بھوتہ پر پہنچ جائیں گے۔ جسے
 سب منظور کر لیں گے۔

۱۰ جنوری۔ نیوگنی میں
 اتحادی فوجیں جنگلوں میں سے ہوتی ہوئی
 آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور ملاؤ دریا پار
 کر کے مورچے قائم کر رہے ہیں۔ جو امریکی
 دستے ساؤڈو وائر سے تھے۔ انہوں نے
 مورچے اور چوڑے کر لئے ہیں۔ اور ہم ایل
 کے رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دستے کھائے
 برگشتہ کر رہے تھے۔ انہوں نے دشمن کے
 پانچ بکھرے ڈبہ دے۔ جن میں سامان جنگ
 لدا ہوا تھا۔ اور جاپانی سوار تھے۔

ماسکو ۱۰ جنوری۔ روسی فوجیں مغربی
 یوکرین میں پچاس میل آگے بڑھ گئی ہیں۔
 اب روسی فوجیں پولینڈ کی پہلی سرحد سے
 تیس میل دور رہ گئی ہیں۔ روسی فوجوں
 کے دوسرے دستے آسمانیلہ سے ۵۰ میل
 دور رہ گئے ہیں۔

لندن ۱۰ جنوری۔ اٹلی میں یانچوں
 فوج ایک جگہ کچھ اور آگے بڑھ گئی۔ اگلی
 لائن ڈومیل آگے چلی گئی ہے۔ آٹلی آگے بڑھ کر
 روسی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں سے دشمن
 کی چوکیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ انھوں نے
 فوج کی کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ اتحادی

سے زیادہ حوصلہ مندی کا ثبوت نہ دیا تو
 دنیا ہمیں مذاق کا مضمون بنائے گی۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ ایک پریس نوٹ میں
 اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے ۱۹۲۶ء
 کا ایک خاص قرضہ جس پر تین فیصدی فی سال
 سود دیا جائے گا۔ جاری کرنے کا فیصلہ کیا
 ہے۔ ۵۵ کروڑ روپیہ قرضہ لیا جائیگا۔

دہلی ۹ جنوری۔ پچھلے ۵ دنوں میں
 پرائس کنٹرول حکام نے اڑھائی لاکھ روپے
 کے زیادہ غیر مبر شدہ کپڑے کو سر۔ ہر
 کیا ہے۔

جموں ۹ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ
 سرکیلاش نارائن باکسر وزیر اعظم کے عہدے
 سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر کے پرائیویٹ
 سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیں گے۔

لندن ۹ جنوری۔ میڈرڈ کی اطلاع
 کے پایا جاتا ہے کہ نازی گشت پر حریف ہملر کی
 جڑی اپنے دو بچوں سمیت اور بعض گشتا پو
 ایکشنوں کے ہمراہ سپین کے ایک گاؤں میں
 آگئی ہے۔ جو اس کے خاندان نے خرید لیا ہے۔

برلن ۹ جنوری۔ برلن کی اطلاعات
 منظر ہیں کہ فیلڈ مارشل وان براؤن کی لڑاکا
 اور بعض جرمن افسر ایک خط کا مضمون نشر
 کرنے کی بناء پر گرفتار کر لئے گئے۔ یہ خط
 فیلڈ مارشل نے اپنے لڑکے کو لکھا تھا۔

لاہور ۹ جنوری۔ سرکاری اعلان منظر
 ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر مول سبلا سیریا
 ڈائریکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر پنجاب کے
 آؤڈن کی برآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔

لندن ۱۰ جنوری۔ مسٹر ایمریکا وزیر
 ہند نے اپنے ایک تازہ بیان میں کہا کہ کرسچس
 اتحادینہ برطانیہ اب بھی قائم ہے حقیقت
 یہ ہے کہ ہماری غرض نہ صرف ہندوستان کو
 بیرونی دشمنوں سے بچانا ہے۔ بلکہ اندرونی
 فسادات اور جھگڑوں سے بھی۔ حتی الامکان
 محفوظ کرنا ہے۔ گزشتہ تین سال کی معاملات
 کو حل کرنے کے کئی مواقع آئے مگر افسوس کہ
 ان سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ ہر پارٹی اس
 بات پر زور دیتی ہے کہ دوسری پارٹیوں
 کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے اس کی ساری


لندن ۹ جنوری۔ رومانیہ اور بلغاریہ
 میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ لندن میں انکا
 نہایت غور و خوض سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔
 رومانیہ اور بلغاریہ میں تشویش و اضطراب پایا
 جاتا ہے۔ تاہم معتبر ذریعے کے جو اطلاعات
 موصول ہوئی ہیں۔ ان کے ظاہر ہے کہ دونوں
 ممالک پر جرمنوں کا قبضہ پہلے کی طرح مضبوط
 ہے اور اس وقت تک ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے
 کہ ان دونوں ممالک میں مؤثر طور پر بغاوت
 رونما ہو جائے۔ بلغاریہ میں کوئی ایسی بڑی
 شخصیت نہیں جو بغاوت کی رہنمائی کر سکے۔
 ماسکو ۹ جنوری۔ روس کے ایک
 سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ روسی فوجوں
 نے کردہ گراڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ یوکرین کا
 صنعتی شہر ہے۔ جرمن جرنیل خان منٹن کی
 فوجوں کو اب جنوں روس میں تباہی کا سامنا
 ہے۔ جرمن فوجوں کا سارا محاذ جو دریائے
 ڈیگ کے بالائی حصہ سے یکو دریائے نیپیر
 کے موڑ تک ہے۔ اب پاش پاش ہو رہا ہے۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ دہلی میں چاول کی
 قیمتوں کے سلسلے میں جو کانفرنس منعقد ہوئی۔
 اس سے پنجاب کے حلقوں میں یہ خدشہ پایا
 جاتا ہے کہ چونکہ چاول پیدا کرنے والے علاقوں
 میں اس سال زیادہ چاول پیدا ہونے کی
 اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اسلئے پنجاب کے
 چاول کی مانگ کم ہو جائے گی۔ اور اس طرح
 پنجاب کے چاول کے کاشتکار چاول کی قیمتیں
 کم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس خدشہ کے
 پیش نظر پنجاب نے جنگل کو اس کی مانگ سے
 زائد چاول بھیجا ہے۔ غیر محدود اطلاعات
 پایا جاتا ہے کہ ہندوستان بھر میں چاول کے
 نرخ ۱۰ روپے فی من کے درمیان مقرر
 کئے جائیں گے۔

دہلی ۹ جنوری۔ سرکاری حلقوں کی
 اطلاع ہے کہ حکومت ہند ڈرہ چاول کا نرخ
 ۱۰ روپے فی من۔ باسنتی کا لگ بھگ ۱۵ روپے
 فی من اور باجرہ کا پونے سات روپے فی من
 قرار کر رہی ہے۔

نیویارک ۹ جنوری۔ ایک اجتماع
 کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر وینڈل ولکی
 نے امریکہ کے لوگوں کو متنبہ کیا کہ ۱۹۳۳ء کا
 سال ہمارے لئے بہت سخت ہوگا۔ اگر پچاس
 لیڈروں نے معاملات عالم میں موجودہ وقت

SALE SALE SALE



اصلی جہاز مارکہ کپڑوں

سٹاک کلیئر سٹیل

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

سفید۔ کوڑا۔ خاکہ اور نیلی زینوں میں۔ خاکہ ٹول۔ سفید اور ننگا کریم
 ٹیل کلاکھ۔ تولیے۔ نیپن۔ وغیرہ۔ صرف محدود سٹاک موجود ہے

بابا پر دمن سنگھ اینڈ سنز کے کپڑے اہلو دلیاں امرتسر
 لکھنؤ کلاکھ مارکیٹ اندر شاہی لاہور

یہ اخبار شاہی لاہور میں شائع ہوتا ہے۔ ہر روز صبح ۵ بجے شائع ہوتا ہے۔ ہر روز ۱۰ روپے فی من میں ملتا ہے۔